مساعی کو بار آور کرے۔ اختر شیرانی مرحوم کی ایک نظم پیشِ خدمت ہے، قارئینِ الحق بھی جہادِ افغانستان کی نسبت سے اس سے محظوظ ہو سکتے ہیں۔ (والسلام: شبیر احمد نفیسی، لاہور)

عاشقانہ موت مرنا ہے تو قندھار چل

رنگ لایا ہے عجب یہ چرخِ کج رفتار چل — پھر نظر آتے ہیں برپا حشر کے آثار چل
کعبۂ ملت پہ ہے پھر نرغۂ اشرار چل — چھوڑ دے ہاں چھوڑ دے دنیا کے کاروبار چل
پھر اٹھائے ہاتھ میں شمشیرِ جوہر دار چل — عاشقانہ موت مرنا ہے تو قندھار چل
سرفروشی کی ادائیں کر رہی ہیں تجھ کو یاد — ارضِ کابل کی فضائیں کر رہی ہیں تجھ کو یاد
باغِ ملت کی ہوائیں کر رہی ہیں تجھ کو یاد — اُٹھ بزرگوں کی صدائیں کر رہی ہیں تجھ کو یاد
موت کی وادی میں کر اسلاف کا دیدار چل — عاشقانہ موت مرنا ہے تو قندھار چل

این رنج را براحت شاہاں نمے دہم | شاہ غلام علی نقشبندیؒ (م ۱۲۴۰ھ) مرشد دوست محمد قندھاریؒ نے نواب ٹونک کو مندرجہ ذیل کلام جواب میں لکھا تھا ؎

نانِ جویں و خرقۂ پشمین و آب شور — سیپارۂ کلام و حدیثِ پیمبری
ہم نسخہ دو چار علمیکہ نافع است — در دین نہ لغو بوعلی و ژاژ عنصری
تاریک کلبۂ کہ پئے روشنیٔ آں — بیہودہ منتے نبرد شمع خاوری
بہ یک دو آشنا کہ نیرزد بہ نیم جو — در پیش چشم ہمتِ او ملک سنجری
ایں آں سعادت است کہ حسرت برد برد — جو یائے تختِ قیصر و ملکِ سکندری

شیخ محمد علیسیؒ (م ۸۷۰ھ) کا فرمان ہے ؎

من دلقِ خود بہ افسرِ شاہاں نمے دہم — من فقرِ خود بملکِ سلیمان نمے دہم
از رنجِ فقر در دل گنجے کہ یافتم — ایں رنج را براحت شاہاں نمے دہم

(حضرت العلامہ مولانا) قاضی محمد زاہد الحسینی، اٹک شہر

دفاعِ امام ابوحنیفہؒ | آپکے ادارہ مؤتمر المصنفین کی تازہ اشاعت "دفاعِ امام ابوحنیفہؒ" نظر سے گذری حقیقت یہ ہے کہ اس دورِ پرفتن میں وہ لوگ انتہائی خوش قسمت اور خوش نصیب ہیں جنکے اوقات ربِّ کائنات کی یاد میں بسر ہوتے ہیں اور جو باطل اور طاغوتی طاقتوں کے خلاف قلمی و تحریری جہاد کرتے ہوئے اشاعتِ دین کیلئے اپنے شب و روز گذار رہے ہیں اور اسلاف و اکابرینِ اُمت پر اُچھالے گئے کیچڑ کو بزورِ قلم رَدّ کرکے اُن کی صحیح پوزیشن و کردار اور اُن کی اصلیت و حقیقت کو واضح کر رہے ہیں اِس لحاظ سے کتاب مذکورہ امام ابوحنیفہؒ کے ناقدین و معترضین کے لیے جہاں ایک طرف منہ توڑ اور دندان شکن جواب ہے وہاں دوسری طرف ان کے اوصافِ حسنہ و صفاتِ حمیدہ، علم و معرفت اور ان کی انسانیت و عبدیت کی معراج کا مظہر اور مدلل و ٹھوس ثبوت ہے جو کتاب میں تذکرہ کے دوران آشکارا ہے۔ میری طرف سے اس عظیم شاہکار کی اشاعت پر دلی مبارکباد قبول فرمائیے ——— (محمد اکرم، واہ کینٹ)